



Test-1

طوبی گل

1- رسولؐ کی سفارتی کوششیں ایک مضبوط سفارت کار کے طور

پر۔۔۔

1 تعارف

حضورؐ قائم انبیاء میں ایک سائنس دان تھے۔
بڑے سفارتکار تھے۔ حضورؐ اسلام کی تبلیغ کے دوران
مختلف قبائل کی سفارتکارانہ سرگرمیوں میں مصروف رہے اور
ان کو راجہ کی صفت اور مدنی ادوار میں حضورؐ ایک مضبوط
سفارتکار کے طور پر غیر ملکی سربراہوں سے روابط قائم کیے اور
ان کو دعوت اسلام دیا۔ مدینہ میں حضورؐ نے اورس، خزرج
کے درمیان صلح کرائی، انصار مدینہ اور مہاجرین مکہ کے مابین
اخوت کا رشتہ قائم کر دیا۔ مزید حضورؐ نے بیعت عقبہ اولیٰ و
ثانیہ، صلح حدیبیہ، اور بیعت رضوان جیسے محاہدے بھی کیے۔
تعارف اسلام میں **وَالرَّحْمٰنُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ** کہتے ہیں:

«اللہ نے حضورؐ کو پیغمبر امن بنا کر بھیجا۔»

2- رسولؐ کی حیثیت مضبوط سفارتکار:

رسولؐ ایک کامیاب سفارتکار تھے۔ پیغمبر اللہ کے

سفیر تھے۔ خطبہ حجۃ الوداع میں انہوں نے لوگوں سے گواہی لی کہ کیا میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا۔

مائیکل ہارٹ نے کہا:

”حضورؐ دینی اعتبار اور دنیاوی اعتبار سے انتہائی کامیاب تھے۔“

حضورؐ کی سفارتی کوششوں کی بدولت مکہ اور مدینہ میں آج کے ایک مضبوط سفارتکار کے طور پر مشہور ہوئے۔ آپؐ کے انصاف پسندانہ رویہ کے وجہ سے مختلف قبائل میں دوستی اور اتحاد قائم ہوا۔ انہی کوششوں کی بدولت لوگ حوق در حوق دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام عظیم دنیا میں ایک دائمی دین کی حیثیت سے ابھرا۔

3۔ ملکی اور مدنی ادوار میں حضورؐ کی سفارتی کوششیں:

عہد رسالت کی سفارتی کوششوں کو ملکی اور مدنی ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ ملکی دور:
ملکی دور میں قبائلی سرداروں اور غیر ملکی سربراہوں

کے علاوہ زمانہ جاہلیت کی مثالیں بھی شامل ہیں۔

۱۔ حربِ فجار:

586ء میں آپؐ کی عمر مبارک کا برس تھی، قریش اور ان کے قبیلہ قیس میں جنگ شروع ہو گئی۔ چونکہ یہ عہدیتِ مرتدہ اور عہدیتِ کفر میں تھی، اس لیے اسے حربِ فجار یعنی فاحیروں کی جنگ کہا جاتا ہے۔ آپؐ نے کسی پر تلوار نہیں اٹھائی اور معاملات صلح امن سے طے کیے۔

۲۔ ہجرتِ حبشہ:

حضورؐ نے جب علی الاعلان تبلیغِ اسلام شروع کی تو قریش نے حکم آپؐ کی جان کے در پے ہو گئے۔ آپؐ نے ابو طالب کی حمایت کی بدولت محفوظ رہے، تاہم صلہ کراہم کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ آپؐ نے حبشہ کی طرف ہجرت کا فیصلہ فرمایا۔ نجاشی شاہ حبشہ کو خط لکھا کہ مسلمانوں کا احترام و تعاون کیا جائے۔ یوں آپؐ کی سفارتی کوششیں کامیاب ہوئی۔

۱۴ - سفر مائٹ

نبوت کے دسویں سال جب حضورؐ کے چچا ابو طالب نے وفات پائی تو کفار آپؐ کے جان کے خطرے ہو گئے۔ حضورؐ اس خیال سے مائٹ کی طرف ہجرت کر گئے۔ قبیلہ بنو ثقیف کو اسلام کی دعوت دیں۔ وہاں پہنچ کر قبیلہ مو کے تین سرداروں سے گفتگو فرمائی اور دعوت دیں۔ مگر ان لوگوں نے آپؐ پر ہتھ بھرسا اور نہایت بد اخلاقی سے پیش آئے۔ حضورؐ نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔

۱۵ - مدنی دور

مدنی دور میں حضورؐ کے سفارتکاری کے واقعات میں میثاق مدینہ، صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان کے واقعات شامل ہیں۔

۱۶ - میثاق مدینہ

جب حضورؐ مدینہ پہنچے تو وہاں اوس غزوہ کے دو پہلوں صلح کر کے ان کو اصرار مدینہ اور ہجرت مکہ کا لقب ملا۔ ان کے مابین اخلاقیات کا رشتہ قائم کر دیا۔

۱۱- صلح حدیبیہ:

صلح حدیبیہ کے تحت حضورؐ نے قریش مکہ اور مدینہ کے مسلمانوں کے مابین جنگ کو روک کر امن قائم کیا۔ ان معاہدے کے تحت جنگ بندی عمل میں آئی۔ لہذا اس فتحِ مبین کے نام سے یاد منسلک کیا گیا۔

۱۲- بیعتِ رعتوان:

بیعتِ رعتوان حضورؐ کی سفارتکاری کا عظیم شایعہ رہا۔ رسولؐ نے بادلِ رحمت کی نیچی بیعت لی کہ حضرت عثمان کا قصاص لیتے کیلئے اگر قریش سے لڑنا پڑا تو لڑیں گے۔

۱۳- حاصلِ بحث:

حضورؐ پیچھے امن پیرے آ رہے تھے۔ آ رہے تھے کہ پر معاملے میں جنگ و جدل کی جگہ امن کو فروغ دیا۔ حضورؐ کی مصیبت کو دشمنوں کی بدولت، مکہ و مدینہ میں امن قائم ہوا اور انھوں نے عیب و سفارتکار کے طور پر ابھرے۔ حضورؐ نے ہمیشہ حق کی حمایت کی اور ظلم کی مخالفت کی۔ مزید انتقام اور دشمنی کی حوصلہ شکنی کر کے مصیبت کو دشمنوں کو ٹوٹا دی۔

2- درج ذیل پر نوٹ لکھیں -

۱- ہجرت مدینہ

۲- صلح حدیبیہ کی اہمیت

۳- صلح حدیبیہ کی اہمیت:

1- تعارف

کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کیا تھا۔ مسلمان بیت اللہ کی زیارت کرنے کیلئے بہت مضطرب تھے۔ ایک روز حضورؐ نے صحابہ کرامؓ کو اپنا خواب سنایا کہ میں حق دیکھا گیا میں اور مسلمان بیت اللہ کی زیارت کرنے مکہ پہنچ گئے۔ اس خواب کو سننے کے بعد صحابہ کے دلوں میں مکہ جاز کا شوق برپا ہوا۔ چنانچہ اسی سال حضورؐ نے صحابہ کے ساتھ مکہ جاز کا ارادہ فرمایا۔ جب قریش مکہ کو حضورؐ کے اس ارادے کا پتہ چلا تو وہ خوف زدہ ہو گئے اور مسلمانوں کی راہ میں رکاوٹیں ڈال کر گئے۔ چنانچہ ایک معاہدہ طے پایا جسے صلح حدیبیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کے تحت مسلمانوں اور قریش کے مابین چند شرائط کی منظوری ہوئی۔ اس معاہدے کی بدولت مسلمانوں پر بیت اللہ جاز کی

رہا ہموار ہو گئی۔

2۔ صلح حدیبیہ:

قریش مکہ کو جب مسلمانوں کے مکہ پہنچنے کے عزائم کا بہتہ چلا تو انہوں نے مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کا عزم کیا۔ مسلمانوں کے حلیف بنو خزاعہ سردار نے رسول ﷺ کی خدمت میں آکر قریش مکہ کے ارادوں سے انکار کیا۔ قریش مکہ نے مسلمانوں کے خلاف افواہیں اور سازشیں پھیلاتا شروع کر دیں۔ چنانچہ گفت و شنید کے بعد صلح نامہ طے پایا جسے صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔

3۔ صلح حدیبیہ کی شرائط:

3۔ صلح حدیبیہ کی اہمیت:

صلح حدیبیہ کی اہمیت مندرجہ ذیل نتائج و ٹکرات سے واضح ہوتی ہے۔

1۔ فتح میں:

مسلمان جب حدیبیہ سے معاہدہ طے کر کے واپس جارہے تھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سورۃ الفتح نازل

ہوئی۔ اس میں اس فتح کو 'فتح میں' کا نام دیا گیا اور مسلمانوں کو خوشخبری دی گئی کہ عنقریب اللہ اور ملائی میں فتح نصیب ہوگی اور بہت زیادہ مال غنیمت بھی حاصل ہوگا۔

ii - سیاسی غلبہ:

اس صلح کے ذریعے مسلمان اور کفار برابر آگئے، اس صلح سے بیشتر قریش مکہ مسلمانوں کو کسی طرح ظالم میں نہیں لانے چھو اور اپنی برتری کے قائل تھے۔ ان کی کوشش تھی کہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں تاکہ وہ اسلام کا نام نہ لیں سکیں۔

iii - عرب قبائل پر اثرات:

اس معاہدے میں امن اور صلح کو فوقیت دی گئی اور یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ اسلام امن اور صلح کا پیغام دیتا ہے۔ اس معاہدے کے بعد کفار کے حملوں کا خطر ختم ہو گیا۔ مختلف قبائل نے مسلمانوں سے تعلقات استوار کیے مسلمانوں کو اپنی صلاحیت اور اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔

iv - سلاطین کو دعوت اسلام:

صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں کو کفار مکہ کی

طرف سے یہ فکری ہوئی تو پھر رسولؐ نے مدینہ میں اسلامی ریاست
کی تشکیل شروع کی۔ آپؐ نے بھٹا ہوا سایہ ہمالیہ کے سربراہان
کو دعوت اسلام دی۔

۷۔ فتح مکہ کا بیش خیمہ

صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں کو کفارِ مکہ کی طرف سے
جملوں کا خطرہ لگ گیا اور مسلمانوں کو بری حالت میں کفار
خود شگ اگر عہدے کو فتح کرنے کا اعلان کر دیا

۸۔ حاصل

۹۔ حاصل عہدہ

صلح حدیبیہ ایک تاریخی عہدہ تھا جس نے
قریش مکہ اور مسلمانوں کے درمیان امن کو فروغ دیا۔ اس
میں حضورؐ نے سیاسی حکمت اور رہنمائی کا مظاہرہ کیا
جس سے بعد والوں کی جان بچ گئی اور جنگ بندی کا سونچا ملتا ہے

آ- ہجرت مدینہ:

1- تعارف:

ہجرت مدینہ اسلامی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔
حضرت نے ~~حضرت علیؓ~~ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ مل کر
مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ ہجرت اسلام کی دعوت و
تبلیغ کے فروغ کی طرف اہم قدم تھا۔ اس کے تحت اسلامی
ریاست کا قیام عمل میں آیا اور معاشرہ اسلامی معاشرہ بن
گیا۔ مزید مسلمانوں کے مابین بھائی چارے کو فروغ حاصل
ہوا۔ ہجرت مدینہ کے بعد مسلمانوں کی فتوحات کا سلسلہ
شروع ہوا اور مصائب کا خاتمہ ہوا۔ ارشاد ربانی ہے
”تاکہ دین اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے“ غرض ہجرت
مدینہ کا بنیادی مقصد اشاعت دین تھا۔

2- ہجرت مدینہ:

حضرت نے 622ء میں مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت
کی۔ اس ہجرت میں حضرت ابو بکرؓ آپ کے ہمراہ تھے۔
حضرت نے حضرت علیؓ کو امانتیں سونپ کر فرمایا:
”بسم اللہ نے ہجرت کرنے کا حکم دیا ہے تم میری چادر اوڑھ
کر میرے بستر پر سو جاؤ۔ کوئی شخص بھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ

سکتا۔ لوگوں کو ان کی امانتیں لوٹا کر مدینہ آجانا۔

3۔ ہجرت مدینہ کی اہمیت:

ہجرت مدینہ کی اہمیت مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتی

ہے۔

i۔ ہجرت مدینہ سے اسلام کو غلبہ و کامرانی حاصل ہوئی

ii۔ قریش مکہ کو ہجرت سے اتنا رنج ہوا کہ انہوں نے صلح

حدیپیہ میں ہجرت نہ کرنے کی شرط رکھی

iii۔ مصائب ختم ہوئے۔

iv۔ آزاد معاشروں کا قیام عمل میں آیا

v۔ سب سے بڑی کی ابتدا ہوئی مسلمانوں کا اپنا کیلنڈر وجود میں آیا

4۔ ہجرت مدینہ کے نتائج:

i۔ اسلامی ریاست کا قیام:

ہجرت مدینہ سے اسلامی ریاست کا قیام عمل

میں آیا۔ قرآن اللہ کی طرف سے رشد و ہدایت کا واحد

ذرائع ہے۔ حضورؐ نے لوگوں کو سیاسی، معاشی اور

معاشرتی نظام اسلامی ریاست کے تحت دیا

ii - اخوت و بھائی چارہ :

اسلامی ریاست میں اخوت و بھائی چارہ قیام میں آیا۔ ہجرت مدینہ زیر بات ثابت کر دی کہ خاندان، رنگ و نسل اور زبان کی کوئی قیمت نہیں۔

انما المؤمنون اخوة

ترجمہ :

”مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

(سورۃ الحجرات : ۱۰)

iii - اشاعت دین :

ہجرت مدینہ سے اشاعت دین کو فروغ ملا۔ اب مسلمانوں کا صحیح طور پر دین کی اشاعت کر سکے تھے۔ دس سال کے طفیل عرب میں عرب بلکہ روم و فارس تک اسلام پھیل گیا۔

ترجمہ : ”اور قرایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔“
(سورۃ النصر : ۱)

ی - حاصل وحدت :

ہجرت مدینہ سے ایک اسلامی اسلامی معاشرہ کی بنیاد رکھی۔ اس معاشرے میں نماز، اہل و قربانی اور

سادگی کی ترویج ناقد کی گئی۔ یہ اوصاف مل کر ایسا مثالی معاشرہ
قائم کھڑے ہیں جس کی مثال نہیں ملتی۔
